عورت دن میں حیض سے پاک ہوکر روزے کی نیت کرسکتی ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13320

تاریخ اجراء: 19 رمضان المبارک 1445ھ / 30 مارچ 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد حیض سے پاک ہوئی تو اُس نے غسل کرلیا۔ اب اگر ہندہ ضحوہ کبری سے پہلے پہلے اُس دن کے فرض روزے کی نیت کرلیتی ہے، تو کیا اس صورت میں ہندہ کا وہ فرض روزہ ادا ہو جائے گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی نہیں! پوچھی گئی صورت میں ہندہ کا فرض روزہ ادا نہیں ہو گا، لہذا بعد میں اُس روزے کی قضا کرنا ہندہ پر لازم ہو گا۔

چنانچہ دِرِ مختار میں ہے: ”ولو نوى الحائض والنفساء لم يصح أصلا للمنافي أول الوقت وهو لا يتجزى۔“ یعنی اگر حیض و نفاس والی عورت نے دن میں روزے کی نیت کرلی تو یہ نیت اصلاً درست نہ ہو گی کہ روزے کے اول وقت میں منافی پایا گیا اور روزہ متجزی نہیں۔

(ولو نوى الحائض والنفساء) کے تحت ردالمحتار میں ہے: ”أي قبل نصف النهار إذا طهرتا فيه (قوله: لم يصح أصلا) أي لا فرضا ولا نفلا شرنبلالية (قوله: للمنافي إلخ) أي فإن كلا من الحيض والنفاس مناف لصحة الصوم مطلقا؛ لأن فقدهما شرط لصحته والصوم عبادة واحدة لا يتجزأ، فإذا وجد المنافي في أوله تحقق حكمه في باقيه۔“ ترجمہ: ”یعنی نصف النہار سے پہلے جب حیض و نفاس والی عورتیں پاک ہوئی ہوں (قوله: لم يصح أصلا) یعنی نہ تو فرض روزہ ادا ہو گا اور نہ ہی نفل "شرنبلالیہ" (قوله: للمنافي إلخ) یعنی حیض و نفاس میں سے ہر ایک مطلقاً روزہ درست ہونے کے منافی ہے، کیونکہ حیض و نفاس کا نہ پایا جانا روزے کی درستگی کے

لیے شرط ہے۔ روزہ ایک مکمل عبادت ہے اس میں تجزی نہیں، پس جب روزے کے اول وقت میں منافی پایا گیا تو یہی حکم باقی وقت میں بھی موجود رہے گا۔“(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصوم، ج03، ص442-441، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: ”حیض و نفاس والی عورت صبح صادق کے بعد پاک ہو گئی، اگرچہ ضحوہ کبریٰ سے پیشتر اور روزہ کی نیت کرلی تو آج کا روزہ نہ ہوا، نہ فرض نہ نفل۔“(بہار شریعت، ج01، ص990، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم